REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۸/۱۳ | یکم ہجرت ۱۳۳۸ ہش یکم مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۳۰ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

"اپنی زندگیوں کو اسلام اور جماعت اور ملک و ملت کیلئے مفید تر بنانے کی کوشش کرتے رہو"

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے اراکین سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا روح پرور خطاب

لاہور (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۲۶ اپریل کو ۱۱½ بجے قبل دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی نے (جو پچھلے دنوں چند یوم کے لئے ربوہ سے بغرض علاج لاہور تشریف لائے ہوئے تھے) ۲۳ ریس کورس روڈ لاہور پر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے اراکین کو شرف ملاقات بخشا۔ آپ نے ایسوسی ایشن کو ہمہ گیر اور مفید تر بنانے کی تلقین فرمائی۔ اور اراکین کو تقریباً پون گھنٹہ تک اپنے قیمتی ارشادات سے نوازا۔ آپ نے طلباء کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ "طالب علمی کا زمانہ جوش، جذبے اور ولولہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اپنی زندگیوں کو اسلام اور جماعت اور ملک کے لئے مفید تر بنانے کی کوشش کرتے رہو۔ یہی وہ وقت ہے جب تم ہمہ گیر اصلاحی کام کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہو۔"

آپ نے ایسوسی ایشن کے اراکین کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنا ایک دفتر قائم کریں اور اس میں چھوٹی سی لائبریری بھی قائم کریں۔ جس سے دوسرے طلباء بھی آکر فائدہ اٹھا سکیں

ویسٹ برلن یونیورسٹی کے طلباء اور اساتذہ کی خدمت میں ایسوسی ایشن کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی جو پیشکش کی گئی تھی۔ اس پر آپ نے پسندیدگی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار ناصر احمد خالد۔ سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

"بھارت کا سرحدی شہر کالمپانگ جمہوریہ چین کے خلاف سیاسی سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے"

"یہ کہنا غلط ہے کہ تبت میں بھارت کی دلچسپی سیاسی نوعیت کی نہیں ہے" (پنچن لامہ)

پیکنگ ۳۰ اپریل۔ تبت کے سربراہ پنچن لامہ نے کہا ہے کہ بھارت کے سرحدی شہر کالمپانگ میں تبت کے خلاف جو سیاسی جوڑ توڑ ہو رہا ہے۔ اور جمہوریہ چین کے خلاف جو سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اس سے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے اس بیان کی خود تردید ہو جاتی ہے کہ وہ تبت یا چین کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کر رہے۔ پنچن لامہ پنڈت نہرو کے بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ تبت کے معاملات میں ہندوستان کی دلچسپی سیاسی نوعیت کی ہو۔ پچھلے دنوں بھارتی لیڈر تبت کے ضمن میں چین پر جو نکتہ چینی کرتے رہے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے پنچن لامہ نے کہا بھارتی لیڈروں کے ان بیانات اور روش کو کس طرح غیر سیاسی کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ کالمپانگ جمہوریہ چین کے خلاف سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا یہ عجیب بات ہے کہ جو لوگ خود اپنے ملک میں بدھ مذہب کا احترام نہیں کرتے۔ وہ تبت میں اس کے خاطر خواہ احترام کے لئے بے چین ہیں۔

ماسکو ۳۰ اپریل۔ روس نے حکومت اٹلی کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اٹلی میں راکٹ پھینکنے کے امریکی اڈے قائم کئے جا رہے ہیں۔

انقرہ کو معاہدہ بغداد کا مستقل ہیڈ کوارٹر بنا دیا گیا

انقرہ ۳۰ اپریل۔ معاہدہ بغداد کی تنظیم کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انقرہ کو معاہدہ بغداد کا مستقل ہیڈ کوارٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال جولائی میں عراق کے انقلاب کے بعد معاہدہ بغداد کا ہیڈ کوارٹر عارضی طور پر بغداد سے انقرہ میں منتقل کیا گیا تھا۔

سفارت خانہ جاپان کی استقبالیہ دعوت

کراچی ۳۰ اپریل۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کل شام سفارت خانہ جاپان کی طرف سے دی گئی ایک استقبالیہ دعوت میں شرکت کی یہ تقریب شہنشاہ جاپان کے یوم پیدائش کے موقعہ پر منعقد کی گئی تھی۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے اس تقریب میں شہنشاہ کا جام صحت تجویز کیا۔

شاہ حسین روم پہنچ گئے

روم ۳۰ اپریل۔ اردن کے شاہ حسین امریکہ اور برطانیہ کا دورہ کرنے کے بعد اپنے ملک جاتے ہوئے کل روم پہنچے۔ آج آپ وہاں سے ترکی کے دارالحکومت انقرہ روانہ ہو رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں کوئی طیارہ نہیں گرایا گیا

کراچی ۳۰ اپریل۔ سرکاری طور پر ان خبروں کی تردید کی گئی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں کوئی غیر ملکی طیارہ گرایا گیا ہے۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز ڈائرکٹوریٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ ہندوستانی نیوز ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے رنگون کے "ڈیلی نیشن" کے حوالے سے یہ خبر دی ہے۔ کہ اکیاب سے ۸۰ میل دور مشرقی پاکستان میں ایک غیر ملکی طیارہ گرایا گیا ہے۔ یہ خبر پاکستانی اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہے لیکن اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

پنچن لامہ نے پنڈت نہرو کی دعوت مسترد کر دی

پیکنگ ۳۰ اپریل۔ تبت میں کمیونسٹ چین نے جو نئی عارضی حکومت قائم کی ہے۔ اس کے سربراہ، پنچن لامہ نے بھارت جا کر دلائی لامہ سے ملاقات کے سلسلہ میں پنڈت نہرو کی دعوت مسترد کر دی ہے۔ پنچن لامہ نے چینی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تبت کے نام نہاد مسئلہ پر بھارت میں بات چیت بیکار ہے۔ کیونکہ تبت کا مسئلہ تبت میں ہی حل ہو سکتا ہے۔ پنچن لامہ نے کہا مجھے اور تبت کے عوام کو توقع ہے کہ دلائی لامہ جلد ہی اپنے وطن واپس آکر اصلاحات کے سے اپنی خواہشات پوری ہوتے دیکھیں گے

وزارت اطلاعات و نشریات کے نئے سکرٹری

کراچی ۳۰ اپریل۔ تعمیر نو کے بیورو کے ڈائرکٹر بریگیڈیر ایف۔ آر خاں نے کل صبح مسٹر ایس اکرام سے وزارت اطلاعات و نشریات کے سکرٹری کے عہدے کا چارج لے لیا۔ مسٹر اکرام کی خدمات حکومت مغربی پاکستان کے سپرد کر دی گئی ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ یکم مئی ۱۹۵۹ء

عدل اور تقویٰ

انسانوں میں باہمی عدل و انصاف ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ اس کا اعتراف ہر معاشرہ کے علمبرداروں کو کرنا پڑا ہے۔ خواہ ایسے معاشرہ کی بنیاد لادینی نظریات پر ہی کیوں نہ رکھی گئی ہو۔ عملاً ایسا ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ الگ سوال ہے۔ لیکن ہر انفرادی اور اجتماعی معاملہ میں فریقین زبانی عدل و انصاف ہی کے حامی ہوتے ہیں۔ جب بھی دونوں فریقوں میں کوئی تنازعہ ہوتا ہے۔ تو ان میں سے ہر ایک عدل و انصاف ہی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عدل و انصاف ایک ایسی واضح حقیقت ہے۔ کہ کوئی انسان اس کے خلاف اپنی رائے دینا بھی پسند نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص فی الواقعہ بے انصافی بھی کرتا ہے۔ تو وہ کوشش یہی کرتا ہے کہ اپنی بے انصافی کو بھی عدل و انصاف کا ہی تقاضہ ثابت کرے۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں عدل و انصاف پر اتنا عمل نہیں کیا جاتا۔ جتنا اس کی ضرورت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو غیر تو غیر اپنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کرتے ہوں۔ ایسے واقعات زندگی میں اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ کہ بھائی بھائی کا حصہ کھا جاتا ہے۔ اور اپنے فائدے کی خاطر عزیز سے عزیز رشتہ دار سے بھی عدل و انصاف کا سلوک نہیں کرتا۔ اسلام نے جہاں دیگر معروف کی تعریف کی ہے۔ وہاں عدل و انصاف کا معیار بھی بتایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون۔

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف کو بہت قائم کرنے والے ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات کی رغبت نہ دلا سکے کہ تم انصاف نہ کرو۔ بلکہ چاہیئے کہ تم انصاف کرو۔ یہی تقویٰ کے قریب تر ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اعمال کو خوب جانتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کیا جائے تو دنیا سے بے انصافی کی جڑ کٹ جاتی ہے اکثر ہوتا ہے کہ انسان اپنے دشمن کے خلاف غلط باتیں کرتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی فائدہ پہونچتا ہو۔ تو پہونچنے نہیں دیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ دشمنی میں سب کچھ جائز ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ محض اس لئے کہ فلاں شخص یا قوم کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے۔ اس لئے اس سے عدل و انصاف نہ اور یہ سخت ناپسندیدہ بات ہے بلکہ بہتر ہے کے ساتھ بھی انصاف کرو۔ کیونکہ اسلام جو تقویٰ تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کا تقاضا یہی ہے کہ کسی دشمن قوم سے بھی کسی طرح کی بے انصافی نہ ہونے پائے۔

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تمہارا یہ فعل ہمارے نزدیک قابل مواخذہ ہوگا۔ اس لئے ہمارے مواخذہ سے ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کا علم ہے۔ کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی بے انصافی بھی نہ کرو۔ جو ظاہر نہیں ہے اور جس سے بظاہر تم پر بے انصافی کا الزام لگایا جا سکتا ہو۔ اور جس کی تم کو اس دنیا میں سزا مل سکتی ہو۔ بلکہ یاد رکھو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ جس سے تمہارا کوئی فعل بھی مخفی نہیں رہ سکتا۔

اس سے واضح ہے کہ ہر نیکی کا حقیقی محرک تقویٰ اللہ ہی ہو سکتا ہے۔ ویسے انسان لوگوں کو دکھانے کیلئے بظاہر عدل و انصاف کی پابندی کرتا ہے۔ لیکن بسا اوقات مخفی طور پر وہ ناجائز انتفاع کر رہا ہوتا ہے۔ ایسے کردار کی دنیوی سزا سے تو ممکن ہے۔ وہ بچ جائے اور دنیا کو دھوکہ دے سکے لیکن وہ علیم و خبیر خدا تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ اس لئے بے انصافی کے جرم و گناہ سے حقیقی طور پر وہی شخص بچ سکتا ہے۔ جو خشیت اللہ رکھتا ہو۔ کیونکہ جب تک اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ کہ وہ اس کو پکڑے گا۔ وہ پوری طرح اپنے آپکو ایسے جرم و گناہ سے نہیں بچا سکتا

صدر اول میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جو عدل و انصاف اور نیکی کا معیار اتنا بلند ہو گیا تھا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی کہ ان لوگوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ گھر کر چکا تھا۔ اور وہ حقیقتاً کسی بدی کے کرنے کی جرأت ہی نہ کر سکتے تھے۔ ان کے نزدیک یوم الدین ایک ثابت شدہ حقیقت تھا۔ وہ اپنی باطنی آنکھوں سے بداعمالیوں کی پاداش قیامت کے دن ملتی ہوئی دیکھ سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی سے بے انصافی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی ذہنیت تقوےٰ اللہ کی وجہ سے اتنی بلند ہو چکی تھی کہ اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہو جاتا تو وہ خود آ کر اس کا اعتراف کر لیتا۔ اور تعزیری سزا کا تقاضا کرتا۔ تاکہ وہ اپنے جرم کی اسی دنیا میں سزا پا کر اخروی سزا میں تخفیف حاصل کرے۔

جس معاشرہ کا ذہنی معیار اتنا بلند ہو جائے وہی اس دنیا کی حقیقی جنت ہے۔ اور یہ صرف تقوےٰ اللہ ہی ہے۔ جو ایسا اعلیٰ معاشرہ قائم کر سکتا ہے۔ تعزیری سزا کا خوف کسی حد تک بے شک معاشرہ کی اخلاقی سطح بلند کر دیتا ہے۔ لیکن ایسے معاشرہ سے انسانی کردار کے امراض بنیاد سے نہیں اکھڑ سکتے۔ انسان طرح طرح کے حیلوں سے تعزیری سزا سے بچ سکتا ہے۔ لیکن جس معاشرہ میں پاکیزگی کردار کی بنیاد تقوےٰ اللہ پر نشوونما پاتی ہے۔ اور جہاں انسان عدل و انصاف محض دنیوی سزا کے خوف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اختیار کرتے ہیں۔ وہی معاشرہ انسان کے اعلیٰ قویٰ کے ارتقاء کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ اسی معاشرہ میں انسان رہ کر امن و امان کی زندگی بسر کرتا ہوا اپنی اور اپنے ہم جنسوں بلکہ تمام مخلوقات کی بہبودی کے نظام میں ایک مفید کارکن بن جاتا ہے۔ اور جس طرح ایک مصفا ندی کا ہر قطرہ مصفا ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک پاکیزگی کی اکائی بن جاتا ہے۔

عدل و انصاف جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے معروف ہے۔ جس کو تمام دنیا پسند کرتی ہے۔ لیکن اس پر عمل دنیا میں بہت کم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیات مندرجہ بالا میں صرف یہی نہیں بتایا کہ عدل و انصاف کو اختیار کرو بلکہ مزید یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تم کو اس کے ساتھ عدل و انصاف کرنے سے نہ روکے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صرف یہ حکم دے کر ختم نہیں کر دیا۔ عدل و انصاف تو ایک معروف ہے۔ ہر انسان اس کا معترف ہے۔ اصل برائی یہ ہے کہ لوگ اپنے اعمال میں اس کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ جس سے ایک مومن اس معروف پر کما حقہ عمل کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ واتقوا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے عدل و انصاف کو حقیقی طور پر اختیار کرنا خشیۃ اللہ کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج دنیا بالکل فراموش کر رہی ہے۔ اور عدل و انصاف کو خشیۃ اللہ کے بغیر قائم کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ بعض مادہ پرست منکرین خدا نے کوشش کی ہے کہ عدل و انصاف کی خوبیوں کو اسی دنیا کے اصولوں سے عقلاً معقول ثابت کیا جائے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ عدل و انصاف کی خوبیاں عقلاً ثابت کر دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کو اختیار بھی کر لیا جائیگا۔ کسی قوم کو ایسے حالات بھی در پیش آ سکتے ہیں۔ کہ ان حالات میں عقلاً بے انصافی ہی میں اپنا فائدہ نظر آتا ہو۔ جیسا کہ عموماً آج ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ مادہ پرست اقوام تو ایسے اخلاق کی پابندی ضروری ہی نہیں سمجھتیں۔ اور وہ اپنی بے انصافی کو جائز ثابت کرنے کے لئے عقلی دلائل بھی دیتی ہیں۔ اس طرح اس معروف کی قدر و قیمت ہی مشتبہ ہو چکی ہے۔ اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول کو لائحہ عمل بنا لیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دنیا میں خشیۃ اللہ کی روح از سر نو پیدا کی جائے۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں۔

دو مئی
ہفتہ کا دن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ جماعت کے چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافعہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔ دو مئی ہفتہ کا دن ہے۔ اپنے پہلے سودے کا منافعہ شام کو سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما دیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

شکریہ احباب

میں گنگا رام ہسپتال میں ۲ اپریل ۱۹۵۹ء کو داخل ہوا۔ ۵ اپریل کو میری بائیں آنکھ کا اپریشن ہوا۔ اور ۱۲ اپریل کو مجھے شفاخانہ سے فارغ کر دیا گیا۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے میری آنکھ درست ہو چکی ہے۔ کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ بزرگوں اور بہنوں اور عزیزوں کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے سارے عوارض دور کر دیئے ہیں۔ جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں۔ میں صدق دل سے ان کا بہت بہت شکر گزار ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ حال لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۴)

میں پہلے عرض کر آیا ہوں کہ اسباب کے لحاظ سے ہرگز ایسے حالات نہ تھے کہ پنجاب کا ایک رہنے والا یہ دعویٰ کرتا کہ اسے عربی زبان پر اتنی قدرت حاصل ہو گئی ہے کہ کوئی بھی عربی میں قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے میں حضور کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ ایسا دعوےٰ انسان اپنی قوت بازو سے اور اپنے علمی زور کی بناء پر بقائمی ہوش و حواس قطعاً نہیں کر سکتا کیونکہ فطرتاً جو مواقع اہل زبان کو ایک زبان کے سیکھنے کے لئے میسر آ سکتے ہیں۔ وہ کسی کتابی علم پڑھنے والے کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ لیکن مخالف و موافق کے متفقہ اقرار کے باوجود کہ حضورؑ ایک بڑے فرزانہ و زیرک انسان تھے، حضور نے ایسا دعویٰ کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ دعویٰ بدوں خدائے علیم و قدیر کی تائید، اس کی پشت پناہی اور اس کے واقعی دیئے ہوئے علم کے کبھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن وہ قادر خدا جو ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے اس نے واقعہ میں حضور کو عربی زبان اور قرآنی معارف کا ایسا علم عطا فرمایا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔

پس خدائے علیم کے علم کا یہ شاندار معجزہ ہے کہ اس نے اپنے ایک ظاہری علوم کے لحاظ سے امّی بندے کو قرآن کریم کی اتباع میں فصاحت و بلاغت کا عظیم الشان نشان عطا فرمایا۔

اس ضمن میں یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے عربی زبان میں بیس سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:-

(۱) آئینہ کمالات - (۲) نجم النور (۳) منن الرحمٰن (۴) اعجاز المسیح (۵) کرامات الصادقین (۶) سیرت الابدال - (۷) اعجاز احمدی (۸) الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (۹) حمامۃ البشریٰ - (۱۰) الہدیٰ و التبصرۃ لمن یریٰ (۱۱) الخلافہ (۱۲) الانذار (۱۳) تحفہ بغداد (۱۴) مواہب الرحمٰن (۱۵) خطبہ الہامیہ (۱۶) نور الحق (۱۷) لجۃ النور - (۱۸) اتمام الحجۃ (۱۹) حجۃ اللہ (۲۰) البلاغ (۲۱) ترغیب المومنین وغیرہ

پانچواں علمی معجزہ

حضور کے علمی معجزات میں سے عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کا ایک معجزہ یہ ہے کہ حضور نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ایک عربی قصیدہ رقم فرمایا اور چیلنج کیا کہ دو سرا فریق اس کا جواب ایک مدت معینہ کے اندر لکھ کر لائے اور حضورؑ نے فرمایا کہ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے۔ حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ میں یہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ سب مل کر اردو مضمون اور عربی قصیدہ کا جواب لکھ کر لائیں۔ اگر انہوں نے قصیدہ عربی اور جواب مضمون مع قصیدہ میعاد مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیا تو میں بے شک جھوٹا ٹھہروں گا اس مقابلے سے تمام جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے گا اگر انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اور اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دے اور قطع تعلق کرے لیکن ایسا ناممکن تھا اور حضور نے فرمایا:-

"دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں کہ وہ ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

چھٹا علمی معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی زبان کی بے نظیر فصاحت و بلاغت کے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان معجزہ اور نشان عید الاضحیہ کا وہ خطبہ ہے جو خطبہ الہامیہ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے وہ خطبہ اپنی عمر کے ایسے حصے میں دیا جب حضور ستر سال سے تجاوز فرما چکے تھے۔ حضور کا اشد ترین مخالف بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حضور کو عربی زبان میں تقریر کرنے کی مشق تھی۔ ہندوستان میں بارہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں چند گنتی کے مصنفین ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے عربی میں کتب لکھی ہیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں عربی زبان کو ایک زندہ زبان کی حیثیت سے کبھی نہیں پڑھا وہ اس کی صرف و نحو میں الجھے رہے۔ بہرکیف عربی میں تقریر کرنا الا ماشاء اللہ ان کی بساط سے باہر تھا۔ ایسے ملک میں ایک ایسے شخص کے ساتھ جس نے کبھی علماء کی صحبت میں کوئی وقت نہیں گزارا یہ عجیب معاملہ پیش آیا کہ خدا تعالیٰ نے ایک عید قربانی کے روز الہاماً حکم دیا کہ آج آپ عربی میں خطبہ پڑھیں اور حضور نے اس کی تعمیل میں خطبہ پڑھا جو پوری ایک کتاب میں تحریر ہوا ہے جس کی عبارت فصاحت و بلاغت کا ایک بے نظیر کرشمہ ہے۔

آج سے پندرہ بیس سال تک دس بیس یا چالیس پچاس نہیں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے احباب زندہ موجود تھے جنہوں نے وہ خطبہ خود سنا۔ حضور کے ہاتھوں میں یادداشت کے طور پر لکھا ہوا کاغذ کا ایک پرزہ بھی نہ تھا حضور بولتے جاتے تھے اور ابتداء میں ہی تاکید فرما دی تھی کہ جو لفظ سمجھ میں نہ آئے مجھ سے اسی وقت پوچھ لینا۔ اور عجیب بات ہے کہ حضرت علامہ نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جیسے عالم متبحر اور حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ جیسے فصیح اللسان خطیب اس مجلس میں موجود تھے اور بار بار الفاظ پوچھتے تھے۔ حضور پر ربودگی کی ایک کیفیت طاری تھی اور صاف نظر آ رہا تھا کہ بولنے والا اپنی زبان سے نہیں بول رہا۔ کوئی قادر زندہ علیم خدا یہ علوم بخش رہا ہے اور آپ کی زبان پر بول رہا ہے مولینا روم نے کیا سچ فرمایا ہے۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

یہ معجزہ خدا کی ہستی اور قرآن کریم کی صداقت کا ایسا زندہ نشان ہے کہ جو شخص ان راستباز گواہوں کے بیانات پڑھے گا۔ جو اس مجلس میں موجود تھے اور پھر بھی اس معجزے سے انکار کرنے کی جرأت کرے تو میں صرف یہی کہوں گا۔ کہ خدا ایسے شخص پر رحم کرے مجھے یقین ہے کہ اس مجلس میں بھی شاید دس بیس حضرات موجود ہیں۔ جو اس معجزے کے وقت موجود تھے۔ کوئی آدمی آدھ گھنٹہ بھی اپنی زبان میں تقریر کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں اپنی تجویز کردہ تقریر کے نوٹ ہوں لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حضور کے ہاتھ میں تو ایک نصف انچ لمبا اور ایک نصف انچ چوڑا کاغذ بھی نہ تھا۔ اور وہ تقریر گھنٹوں جاری رہی۔

یہ وہم کہ حضور نے اس ستر سال کی عمر میں ایک کتاب خود لکھ کر حفظ کر لی اور بغیر نوٹوں کے گھنٹوں اسے سناتے رہے کسی عقلمند کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔

ساتواں علمی معجزہ

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہر زمانے کے معجزات اس زمانے کے حالات اور ضروریات کے مطابق ہوتے ہیں۔ اسلام کو اس وقت قرآن کریم کی دیگر کتابوں پر برتری ثابت کرنے اور اس کے کمالات اور اس کی اکمل شان کے اظہار کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا ایسا بے نظیر علم عطا فرمایا کہ آپ نے بار بار چیلنج کیا کہ کوئی قرآن کریم کے حقائق و معارف بالمقابل آ کر بیان کرے۔ لیکن کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ تفسیر نویسی کا چیلنج حضور کے علمی معجزات میں سے ایک بہت بڑا عظیم الشان علمی معجزہ ہے ہر چند کوئی مقابل پر نہ آیا لیکن حضور نے پھر بھی قرآن کریم کی تمام سماوی کتب پر برتری ثابت کرنے کے لئے بہت سے ایسے بنیادی امور اور دلائل اپنی مختلف کتابوں میں بیان فرمائے جن کے بعد مسلمانوں کے پست حوصلے نہایت درجہ بلند ہو گئے۔ مثلاً حضورؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بلکہ ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ قرآن کریم کی جملہ تعلیم دنیوی علوم کی انتہائی ترقی کے زمانہ میں بھی بہترین اور قابل عمل تعلیم ہے قرآن میں ایسا علم غیب بیان ہے کہ دنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قرآن اپنے دعوے خود پیش کرتا اور اس کے دلائل بھی خود دیتا ہے۔ وہ دوسروں کے علم و عقل اور دوسروں کے دلائل کا محتاج نہیں ہے۔ حضور نے جنت، نعمائے جنت دوزخ اور عذاب دوزخ کی ایسی لطیف تفسیر بیان فرمائی کہ وہ مسلمان جن کی گردنیں عیسائیوں، آریوں اور برہمو سماجیوں اور دیگر مذاہب کے حملوں سے ہر وقت جھکی رہتی تھیں حضور کی تفسیر کے بعد وہ خود دوسروں کی گردنوں پر سوار ہو گئے۔ اور اخروی زندگی کی حقیقت کا بول اس درجہ بالا ہوا کہ مسلمان اب اخروی زندگی کے عقیدہ کو محض ایماناً واعتقاداً ہی نہیں مانتا بلکہ اسکے بینات اس کے پاس ہیں۔ ملائکہ، جن، شیطان کے وجودوں کے متعلق ایسی وضاحت سے حقیقت کو بیان فرما دیا کہ ہم اب انہیں افسانوی وجود نہیں سمجھتے۔ بلکہ علم و عقل کی بناء پر ان کو ایک حقیقت یقین کرتے اور انسانی زندگی پر ان کے عمل و دخل کا احساس کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کو اس طرح حقیقی اور زندہ ثابت کیا کہ دل ان صفات پر یقین سے ایک لامتناہی لذت پاتے ہیں۔ قرآن اب ایک زندہ معجزہ اور اسی طرح اب بھی جان بخش اور حی ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔ اس کے سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی

فرمائی تھی کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس یعنی اگر ایمان لوگوں کے دلوں میں سے نکل کر ثریا ستارے پر بھی جا چکا ہوگا تو پھر بھی اسے ابناء فارس میں سے ایک مرد کامل واپس لے آئے گا۔ سو اس پیشگوئی کے مطابق وہ مرد خدا آیا اور خدا سے علم پا کر قرآن مجید کی ایسی بے نظیر تفسیر بیان کی کہ پھر سے زندہ خدا کی زندہ کتاب پر زندہ ایمان پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ قرآن مجید کے حقائق و معارف، غوامض و اسرار الٰہی کے مقابل میں محض سابقہ تفاسیر کا اکتسابی علم کیونکر ٹھہر سکتا تھا اور یہ کتنی بڑی پر کیف حقیقت ہے۔ کہ اس علم کی وراثت حضور کے جانشین کو ملی اور خدا کے مسیح کا مثیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چوالیس سال سے اس چیلنج کو دہرا رہا ہے مگر خدا کے فضل سے کوئی مقابلے پر نہیں آ سکا۔ علمی لحاظ سے یہ معجزہ حقیقتاً نابیناؤں کو بینائی بخشنے والا اور روحانی مردوں کو زندہ کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانیکی توفیق بخشے آمین۔

آٹھواں علمی معجزہ

قرآن کریم سے محبت جب اپنے کمال کو پہنچی تو اس نے ایک اور عظیم الشان انکشاف بھی کیا جو ایک معجزہ ہے۔ حضور نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر دعویٰ فرمایا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اور اس کے ثبوت میں اپنی کتاب منن الرحمٰن میں ایسے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے کہ یہ مسئلہ بھی اب علمی حلقوں میں بڑی تائید حاصل کر رہا ہے۔ میں اس مرحلے پر یہ بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کریم سے محبت کی جس قلبی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس طویل زمانہ میں کسی شخص کو یہ خیال نہیں آیا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ قرآن کریم سے بے نظیر عشق کی یہ ایسی دلیل ہے کہ کوئی اور دل اسے مہیا نہیں کر سکتا ظاہر ہے کہ اگر عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا دعویٰ غلط بھی ہو تو پھر بھی اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس دعوے کا منبع قرآن کریم سے بے پناہ محبت ہے کسی نے کہا ہے کہ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید قرآن کریم کے فضائل اور اس کا حسن و جمال جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نظر آ سکتا تھا۔ وہ ممکن ہی نہ تھا۔ کہ کسی اور شخص کو بھی نظر آتا۔

قرآن کریم بلا ریب خدا کی کتاب ہے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اس سے نازل ہوئی کہ ایسی کتاب کے لئے خدا کا قرب اتنا درکار تھا۔ کہ اس سے زیادہ ممکن نہ تھا خدا تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا تھا دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کسی اور نبی کو یہ قرب نصیب نہیں ہوا تھا۔ اسی لئے کسی اور نبی پر یہ کامل کتاب نازل نہ ہوئی۔ یہ انسانی قلب اور انسانی دماغ کے کامل جلاء پر خدائی صفات کا کامل جلوہ ہے اگر قلب اتنا قوی اور دماغ اتنا روشن نہ ہوتا تو قرآنی جلوے کو برداشت نہ کر سکتا اور جل جاتا۔

سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے قلب مبارک کی مثال اس بے نظیر طاقتوں والے بلب کی ہے جس میں سے خدا کے نور کی روشن اور قوی ترین لہر گذری اور اس بلب میں کوئی نقص آنے کی بجائے اس کی تار تار روشن ہو گئی۔ اگر یہ بلب کمزور ہوتا تو اس رو سے [illegible] ہو جاتا کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایسا قلب قوی ملا تھا۔ کہ وہ قرآن کے حسن و جمال کو سب سے زیادہ برداشت اور ظاہر کرنے والا ہوا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ عظیم الشان انکشاف تھا۔ کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے حضور کے اس انکشاف سے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ تو یقیناً اس ایک بات سے اسلام تمام مذاہب پر فتح حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض تھی۔ کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھائیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی وہ خدا ہی ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان علمی انکشاف پر معمولی سا غور بھی یہ ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن سے محبت، عشق کے مقام تک پہنچی ہوئی تھی۔ غیر کو اس بات سے غرض نہ ہوتی کہ قرآن کریم کی زبان بمقابلہ دوسری زبانوں کے کیسی ہے وہ صرف اس سے مطمئن ہو جاتا کہ قرآن کریم کی زبان اپنی جگہ خوبصورت ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اس پر راضی نہ ہوئی بلکہ اپنے محبوب کے اس کمال میں بھی دیگر غیر محبوب یعنی دیگر کتب سماوی اپنی زبانوں کے لحاظ سے ہیچ معلوم ہوئیں۔

(باقی)

ذی مقدرت احباب کے لئے ایک قابل تقلید مثال

ایم اے خورشید صاحب کراچی کی فرض شناسی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مکمل پچیس ۲۵ سیٹ کی خریداری

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہمارا غرض ہے تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متأثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں پر تقریباً ساٹھ برس گذر چکے ہیں اور جماعت لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کی کتابوں کو ۲۴ جلدوں میں ایک ہی سائز پر سیٹ کی صورت میں شائع کیا جائے اور اس کے لئے جماعت میں تحریک کی گئی کہ ایک ہزار خریدار مل جائیں۔ لیکن ابھی تک یہ تعداد پوری نہیں ہوئی۔ مگر بعض دوستوں نے اللہ تعالیٰ ان کے مال و اولاد میں برکت دے اور ان کے دینی جذبہ کو اور زیادہ کرے اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی واقعی قدر پائی جاتی ہے اور وہ انہیں ایک بے بہا خزانہ تصور کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایم اے خورشید آف کراچی ہیں۔ جو جناب مولوی قدرت اللہ صاحب کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اپنے اور اپنے والد صاحب کے لئے سیٹ خریدے بلکہ اپنی بیگم صاحبہ ناصرہ حسن آراء کے لئے اور اپنی بیٹیوں صادقہ طاہرہ اور مبارکہ طیبہ اور راشدہ تنویر اور حامدہ یٰسین اور اپنے بیٹوں حمید احمد انور اور مجید احمد اور کریم احمد اور مجید احمد کے لئے بھی ایک ایک سیٹ خریدا۔ اور پھر اپنی وفات یافتہ بیٹی قانتہ صدیقہ مرحومہ کی طرف سے بھی ایک سیٹ خریدا۔ جن کی ۱۶۰/- روپے فی سیٹ کے لحاظ سے پوری پیشگی قیمت ادا کر چکے ہیں اور اب تازہ خط میں آپ نے تیرہ سیٹ کا اور آرڈر دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ تیرہ سیٹ میری طرف سے ہمارے مختلف غیر ممالک کے مشنوں کی لائبریریوں کے لئے بھجوائے جائیں۔ اور یہ سیٹ وہاں پرمشن کے ذریعہ رہیں تا کہ دنیا ان روحانی خزائن سے فائدہ اٹھا سکے۔

اے قادر ہادی اور خالق و رازق خدا تو اپنے فضل و رحم سے اپنے عاجز بندہ ایم اے خورشید کی اس قربانی کو قبول فرما اور انہیں اور ان کی اولاد کو ان روحانی خزائن سے تا قیامت متمتع ہونے کی توفیق بخش اور انہیں اور ان کی آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اپنی پناہ میں رکھیو ؎

شیطاں سے دور رکھیو، اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو، دل پُر سرور رکھیو

اسی طرح مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے والد صاحب شیخ اللہ دتا مرحوم و مغفور کی طرف سے دس سیٹ مختلف لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے خرید کئے ہیں۔ اور مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی نے پانچ سیٹ اسی غرض کے لئے خریدے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے۔ اور دوسرے ذی مقدرت احباب کو بھی توفیق بخشے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چل کر ان کتابوں کو جو نور و ہدایت سے پُر ہیں اور موجودہ زمانہ کی روحانیت سوز آتش کے لئے بہترین کا حکم رکھتی ہیں حاصل کریں ؎

ایں آتشے کہ دامن آخر زماں سوخت
واز بہر جاں آتش بخدا بہترین ہم

گمشدہ گٹھڑی

ربوہ ۲۸/۴/۵۹ کو جناب ایکسپریس پر کراچی کے لئے سوار ہوتے وقت اسٹیشن پر ایک گٹھڑی رہ گئی تھی جو کہ دھاری دار کپڑے میں بندھی ہوئی ہے۔ اس میں ایک چادر۔ ایک قمیص زنانہ ایک دوپٹہ۔ دو کٹورے (پیتل) اور ایک بچگانہ فراک ہے۔ اگر کسی کو علم ہو تو عبد السلام صاحب زرگر گول بازار ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

عبد السلام زرگر۔ معرفت قریشی محمد اکمل صاحب گول بازار۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کیلئے ۱۶ ہزار شلنگ کا عطیہ — مالی قربانی کا قابل قدر نمونہ

محترم میاں فقیر محمد صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

ایک سال کی رخصت کے بعد نیروبی پہنچے ابھی ایک ہی ہفتہ گذرا تھا۔ میں مشن کے بعض قرضوں کی ادائیگی کے لئے سخت متفکر تھا۔ کہ ۲۸ رمضان المبارک صبح کی نماز کے بعد جب خاکسار حدیث کا درس دے کر فارغ ہوا تو برادرم مکرم عبد العزیز صاحب بٹ سے سلسلہ کی مقامی ضروریات بالخصوص بعض قرضوں کی ادائیگی کے لئے فوری طور پر مالی امداد کی اشد ضرورت کا ذکر کر کے تحریک کی کہ وہ احمدیہ مسجد ممباسہ و ملحقہ مکان جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مبلغ رہتا ہے اور ممباسہ آنے جانیوالے مہمانوں کے آرام کا بھی باعث ہو کے قرض کی ادائیگی میں امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ مکرم بٹ صاحب کو جزائے خیر دے کہ اس مبارک وقت میں خوشی اور دلی محبت کے جذبہ کے ساتھ انہوں نے تیرہ ہزار شلنگ کا عطیہ دینے کو کہا۔ جس پر انہیں پھر تحریک کی اور کہا کہ مجھے آپ سے اس وقت سولہ ہزار شلنگ کے عطیہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے انہیں انشراح بخشا اور دلی مسرت کے جذبہ سے اپنی طرف سے اور اپنے دیگر بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے سولہ ہزار شلنگ کی رقم جو پہلے بطور قرض حسنہ دی ہوئی تھی۔ عطیہ کے طور پر عنایت فرما دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم برادر عبد العزیز صاحب بٹ اور ان کے خاندان کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے والد محترم میاں فقیر محمد صاحب مرحوم و مغفور کی روح کو ثواب پہنچانے اور صدقہ جاریہ کے طور پر احمدیہ مسجد نیروبی کے ساتھ ایک دو کمرے بنوا دیں گا تا مبلغین اور مہمانوں کو آرام نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے کہ انہوں نے اس عاجز کی تحریک پر مذکورہ بالا قرض کی ادائیگی کے لئے یہ رقم دے دی۔ اس نوٹ کے ذریعہ جہاں میں مکرم بٹ صاحب اور ان کے خاندان کے جملہ افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں اپنے آقا و مرشد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور سلسلہ کے دیگر بزرگان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں برکتوں سے نوازے اور دین کی خدمت کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرماتا رہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نوٹ میں محترم میاں فقیر محمد صاحب مرحوم و مغفور جن کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے یہ گراں قدر عطیہ دیا گیا ہے۔ ان کے مختصر طور پر حالات زندگی بیان کر دئے جائیں تا احباب جماعت کو بھی ان کے لئے دعا کی تحریک ہو جائے۔

نیروبی میں عام طور پر لوگ انہیں "باباجی" کہکر پکارتے تھے۔ وہ پہلی دفعہ ۱۹۳۰ء میں اپنے بھتیجے میاں فضل الہٰی صاحب کو دیکھنے کے لئے پنجاب سے آئے تھے۔ مگر کاروبار کی حالت کو بہتر پاکر خود بھی یہاں ہی کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ آپ پنجاب کے ضلع گجرات میں قصبہ کڑیانوالہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان کے متعدد مشہور بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیضیافتہ تھے جن میں سے ایک بزرگ شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ تھے۔ جن کی دعا کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ نے وہ مشہور نظم رقم فرمائی۔ جس کی ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

محترم بابا فقیر محمد صاحب ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ مشرقی افریقہ آنے سے قبل بابا صاحب مرحوم مغفور ہندوستان کے علاقہ اندور میں بھی تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں کچھ عرصہ رہے پہلی جنگ عظیم میں بصرہ کی طرف بھی تجارت کے سلسلہ میں گئے۔ اور علاقہ کشمیر میں بھی کافی عرصہ تک تجارتی کاروبار کرتے رہے

نیروبی آنے کے بعد ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جماعت احمدیہ نیروبی کے آپ وائس پریذیڈنٹ رہے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے پریذیڈنٹ کے طور پر بھی کام کیا۔ جماعتی کاموں اور تحریکوں میں دلچسپی لیتے رہے۔ مجھے خوب یاد ہے میں جب پہلی مرتبہ مشرقی افریقہ آیا تو نظارت بیت المال نے مجھے ہدایت دی کہ جماعت نیروبی نے چندوں کی رقوم میں سے کچھ حصہ نیروبی مسجد کی تعمیر میں خرچ کر لیا ہے۔ اور یہ رقم جماعت کے ذمہ قرض ہے۔ پہلے تو معمولی اقساط میں یہ رقم ادا ہوتی رہی۔ آخر ایک جمعہ کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی اور میں نے خاص جذبہ سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں قرض کو اتارنے کی تحریک کی۔ اور جماعت سے کہا کہ جمعہ کی نماز ختم ہونے پر نقد رقوم ادا کر دیں۔ اور مسجد سے نکلنے سے قبل قرض ادا کر کے جائیں۔

اس پر محترم بابا فقیر محمد صاحب مرحوم اور بھائی شیر محمد صاحب قریشی نے متفقہ طور پر کہا کہ وہ اس تحریک میں چندہ ادا کریں۔ جس قدر باقی رقم بچ جائے گی۔ ہر دو ملکر ادا کر دیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہوا کہ نیروبی مسجد کا یہ قرضہ اتر گیا۔ اور اس کی ادائیگی میں خاصہ حصہ محترم بابا صاحب مرحوم و مغفور کا بھی تھا۔

شروع شروع میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کے متعلق میں نے احباب میں جب تحریک کی یہ کئی سالوں کی بات ہے۔ انہی دنوں بابا صاحب مرحوم نے نیروبی میں ایک مکان بنانا شروع کیا اور مجھ سے مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے کہا۔ جماعت کے دوست بھی مدعو تھے۔ بنیاد رکھی گئی۔ دوستوں نے دعا کی۔ شیرینی بھی تقسیم ہوئی۔ مگر ساتھ ہی بابا صاحب نے ایک ہزار شلنگ کا چیک بھی کاٹ دیا۔ کہ یہ سواحیلی ترجمۃ القرآن کے لئے چندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو بھی یہ توفیق دی ہے کہ اکثر مسجدوں کی تعمیر کے لئے اور دیگر جماعتی کاموں کے لئے مالی امداد دینے میں دل کھول کر انہوں نے حصہ لیا ہے۔ (باقی)

اعانت الفضل

۱۔ مکرم غلام رسول صاحب جمعدار (قائد مجلس خدام الاحمدیہ کویت) نے اپنے آٹھ بچوں کے مختلف کلاسوں میں کامیابی پر مبلغ ۱۵/-/- روپے بطور اعانت ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ فی الحال ان کے صاحبزادے رفیق احمد صاحب ضیاء کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ احباب جماعت سے ان کے تمام بچوں کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد فاضل خان صاحب احمدی ہڑپہ ضلع منٹگمری نے مبلغ ۵/-/- روپے اپنے لڑکے۔ چوہدری محمد اشفاق صاحب کی شادی کی خوشی میں بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ احباب جماعت سے اس شادی کے خیر و برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔

۳۔ مکرم ملک عمر علی صاحب بی اے ۱۸ کیمرج روڈ ملتان نے مبلغ ۲۰/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ یہ اعانت انہوں نے اپنی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ (جو کہ ۱۵/۴/۵۹ کو عمل میں آئی) کی خوشی میں ارسال کئے ہیں۔ ان کی صاحبزادی اپنے خاوند کے ہمراہ ۲۳/۴/۵۹ بذریعہ ہوائی جہاز جاپان روانہ ہو گئی ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بھائی بابو عزیز دین صاحب مرحوم ریٹائر پنشنر کی بیٹی عزیزہ غلام صغریٰ اہلیہ بابو محمد صادق صاحب ریلوے چیف ڈپٹی ٹرین کنٹرولر لائل پور ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۷/۴/۵۹ بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے اپنے حقیقی مولا کے پاس پہنچ گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ اعلیٰ اوصاف کی خاتون تھیں۔ اپنی یادگار ایک لڑکا ایک لڑکی چھوڑی ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مجید احمد احمدی ملازم گورنمنٹ مینٹل ہسپتال — لاہور)

تقریب رخصتانہ

میری عزیز بھانجی صادقہ لطیف بنت ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف جے پور کا نکاح بروز ہفتہ مورخہ ۲۵/۴/۵۹ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بمقام ۱/۵۱ لارنس روڈ لاہور بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہمراہ عزیزم کیپٹن ناصر احمد صاحب سیال ابن محترم عبد المجید صاحب سیال آف لاہور بوقت ۵/۲۰ بجے شام پڑھا اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اس مبارک تقریب میں فضیلت مآب جناب اختر حسین صاحب گورنر مغربی پاکستان اور دیگر اکابرین حکومت کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت سے بزرگان کرام نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ وہ مالک حقیقی اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ کے لئے بابرکت ثابت فرمائے۔ اور بہترین ثمرات سے مثمر فرمائے۔ آمین۔ (احقر عبد الحمید جنجوعہ ۱۲۲/۲ ربوہ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترم ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب ہوا نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل جمع کروائے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (مینیجر الفضل ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے ایسی نیکی جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ انسان کو اس دنیا میں بھی اس نیکی کا کئی گنا ثواب ملتا ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے درجات ملیں گے۔ اس نیکی کے ذریعہ انسان خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کی نسلیں بھی اس نیکی کی بدولت ترقی کرتی چلی جائیں گی۔ پس ایسی نیکی کے حصول کے لئے انسان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

اس سال جن جماعتوں کی لازمی چندوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے جا رہے ہیں اور اخبار میں بھی شائع کئے جاتے ہیں تا دوسرے احباب بھی ان کے لئے دعا کریں۔ ان فہرستوں کے شائع کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ جماعتوں کو ایک دوسرے کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے۔ اور وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرسکیں چنانچہ آخری فہرست اخبار الفضل مورخہ ۲۵ ماہ حال میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی کسی قابل قدر معیار تک پہنچ گئی ہے ان کے نام بھی نیچے درج ہیں۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ وہ ان جماعتوں کے احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے انہیں دینی راہ میں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اپنے فرائض کماحقہٗ ادا کرسکیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ عام وحصہ آمد۔ وصولی سو فی صدی

ضلع لائلپور:۔ $\frac{126}{R-B}$ جھارنگ سالاروالا۔ $\frac{233}{R-B}$ جھنڈا سنگھ والا۔ $\frac{559}{گ ب}$ احمد آباد۔ $\frac{591}{گ ب}$ کنکا پور۔

ضلع لاہور:۔ بھاٹی دروازہ (لاہور)
ضلع مظفر گڑھ:۔ مظفر گڑھ شہر۔
ضلع گجرات:۔ گھیڑ
ضلع راولپنڈی:۔ گوجر خان
ضلع پشاور:۔ پبی
ضلع خیرپور:۔ کرنڈی
ضلع نواب شاہ:۔ دیہہ ماہ کھنڈ کوٹ مولابخش
آزاد کشمیر:۔ مظفر آباد
ضلع تھرپارکر:۔ $\frac{270}{الف}$ کاچیلو۔

چندہ عام وحصہ آمد۔ وصولی نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع ملتان:۔ چاہ احمدیاں والہ۔
ضلع شیخوپورہ:۔ شیروکے۔ بھٹہ مرڑ۔ نانوں ڈوگر۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر
ضلع بہاولنگر:۔ $\frac{55}{R-B}$ ہارون آباد۔
ضلع گجرات:۔ فتح پور۔ لالہ موسیٰ۔
ضلع جہلم:۔ پنڈ دادنخان۔ کھیوڑہ۔
ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔
ضلع پشاور:۔ خلیل مرکزی اچینی پایان۔
ضلع نواب شاہ:۔ نوابشاہ شہر۔ باندی۔
ضلع دادو:۔ جوہی۔

چندہ عام وحصہ آمد۔ وصولی اسّی فی صدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالیمن (ربوہ)
ضلع شیخوپورہ:۔ $\frac{25}{ب}$ ستھیالی خورد
ضلع سیالکوٹ:۔ شہزادہ
ضلع گجرات:۔ کھوکھر غربی۔ سعد اللہ پور۔ نصیرہ۔
ضلع پشاور:۔ رسالپور۔
ضلع مردان:۔ ٹوپی۔
ضلع سکھر:۔ برج ورکس سکھر۔
ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ امام بخش
ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد۔
ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی سو فی صدی

ضلع مظفر گڑھ:۔ مظفر گڑھ شہر۔
ضلع گجرات:۔ کھوکھر غربی۔
ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد۔
ضلع نواب شاہ:۔ دیہہ ماہ کھنڈ کوٹ مولا بخش

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع سیالکوٹ:۔ خانانوالی میانوالی
ضلع نوابشاہ:۔ باندھی۔

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی اسّی فیصدی سے زیادہ

ضلع لائلپور:۔ $\frac{281}{ج ب}$ دوا کھرڈی۔
ضلع شیخوپورہ:۔ ستھیالی خورد۔ نانوں ڈوگر۔
ضلع جہلم:۔ پنڈ دادنخان۔
ضلع راولپنڈی:۔ گوجر خان۔

مسجد فرینکفورٹ کے لئے احباب کے وعدے

(قسط دوم)

فرینکفورٹ میں خانہ خدا کی تعمیر کے لئے جن خوش نصیب دوستوں کو مبلغ ۱۵۰/- روپے کی رقم ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کی دوسری قسط ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم	
۱	حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ معہ بچگان	۲۰۰/-	
۲	مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی منجانب محمد رفیق صاحب کراچی	۱۵۰/-	
۳	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور منجانب حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم	۱۵۰/-	ادا شدہ
۴	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ خود	۱۵۰/-	〃
۵	〃 〃 منجانب میاں محمد الدین صاحب والد مرحوم نیز والدہ مرحومہ	۱۵۰/-	〃
۶	ایم۔ اے رحمان صاحب الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئر بی ٹی ایم خان پور	۴۰۰/-	
۷	مکرم ایم۔ اے خورشید صاحب کراچی خود	۱۵۰/-	
۸	〃 〃 منجانب اہلیہ صاحبہ	۱۵۰/-	
۹	〃 〃 منجانب مولوی قدرت اللہ صاحب	۱۵۰/-	
۱۰	چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب [illegible] بی اے آف بھاگٹ سالاروالا ۰۰ چک $\frac{26}{ر ب}$ کھرایج تحصیل ضلع لائلپور۔	۱۵۰/-	ادا شدہ
۱۱	ظہور اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو انشاء اللہ خانصاحب سیمنٹ بلڈنگ لاہور	۱۵۰/-	
۱۲	شیخ احمد علی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالرحمت ربوہ منجانب والد شیخ اصغر علی صاحب مرحوم۔	۱۵۰/-	
۱۳	مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر اسٹیٹ ۱۲۴ کیمبرج روڈ ملتان چھاؤنی	۱۵۰/-	
۱۴	ملک عزیز احمد صاحب لنڈن۔ بذریعہ وکالت تبشیر ربوہ	۱۵۰/-	ادا شدہ
۱۵	حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ۔	۱۵۰/-	
۱۶	سید محمود شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔	۱۵۰/-	
۱۷	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ۔	۱۵۰/-	
۱۸	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	۱۵۰/-	

ولادت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی لائل پوری حال ملازم ہانگ کانگ کو اللہ تعالےٰ نے $\frac{۵}{۸}$-۱۹ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ النصیر رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور)

درخواستہائے دعا (۱) کیپٹن شیخ چراغ دین صاحب پر فالج کا اچانک حملہ ہوا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (حافظ محمد عبد اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیگی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

(۲) مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات جو کہ بہت پُر مخلص احمدی ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں اب چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب سے انکی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میجر شیخ بسیم احمد لاہور)

(۳) حمید اللہ صاحب کراچی میں انجنیئرنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اچھے نمبروں پر کامیاب کرے۔ (عبد المومن غلہ منڈی ربوہ)

(۴) میری والدہ کی صحت عرصہ سے خراب ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز بندہ کی خالہ عرصہ سے سخت بیمار ہیں ان کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(خالد رشید دہم چک $\frac{88}{J-B}$ ضلع لائلپور حال ربوہ)

(۵) میری بیوی بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد سعید غلہ منڈی جہلم)

(۶) میں عرصہ سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے عاجزانہ طور پر باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق برادر مولوی غلام باری صاحب سیف از مظفر گڑھ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۱۴: میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری اللہ داد خاں صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کریال ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر صوبہ مشرقی پنجاب حال ۱۱-جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۲-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد مبلغ پانچ صد روپے (۵۰۰/-) (۲) زیورات طلائی کانٹے طلائی ایک تولہ مالیت ۱۰۰/- روپے (۳) حق مہر کے متعلق علم نہیں اندازہ پچاس روپے کا ہے۔ مندرجہ بالا منقولہ جائیداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں علاوہ ازیں اگر میری منقولہ جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کی بھی مالک حسب ذیل وصیت ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میرے پاس اور اس وقت غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں اور جائیداد غیر تقسیم شدہ ہے اگر میری زندگی میں تقسیم ہوگی تو ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن ربوہ کو ادا کر دوں گی اور اگر میری زندگی کے بعد تقسیم ہو تو میرے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ کاتب الحروف نور احمد خاں سیکرٹری مال

الامتہ: بقلم خود حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری اللہ داد خاں صاحب ۱۱-جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد: عبدالوحید خاں اسسٹنٹ ٹیمبر آفیسر منٹگمری کاپسر موصیہ

گواہ شد: چوہدری عبدالمجید خاں برادر موصیہ

نمبر ۱۵۳۱۹: میں ناصرہ بیگم بشریٰ زوجہ چوہدری محمد اکرم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈفر پلانٹیشن براستہ مونہ ڈپو ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی قیمتی چھ سو روپے۔ سلائی کی مشین قیمتی تین صد روپیہ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے زیورات میں کنٹھی طلائی ۲ ۱/۲ تولہ کانٹے طلائی ۲ ۱/۲ تولہ اور لاکٹ طلائی ایک تولہ کل وزن چھ تولہ۔ اس طرح کل جائداد کی قیمت ایک ہزار نو صد روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: ناصرہ بیگم بشریٰ بقلم خود زوجہ چوہدری محمد اکرم صاحب رینج کلرک ڈفر پلانٹیشن براستہ مونہ ڈپو ضلع گجرات۔

گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۴۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

گواہ شد: محمد اکرم بقلم خود خاوند موصیہ مذکور رینج کلرک ڈفر پلانٹیشن ڈاکخانہ ڈفر براستہ مونہ ڈپو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

نمبر ۱۵۳۱۵: میں محمد بی بی زوجہ حاکم علی صاحب قوم سدھو پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر ۲۲ روپیہ ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے زیور میں صرف ایک بالیاں قیمتی ۹۰ روپے ہیں جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔۔

الامتہ نشان انگوٹھا محمد بی بی

گواہ شد نشان انگوٹھا حاکم علی خاوند موصیہ

گواہ شد حبیب اللہ خاں ایم ایس سی سیکرٹری وصایا حلقہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۴-۲-۵۶

درخواست دعا

میرا بچہ بعمر ۱۰ ماہ کچھ عرصہ سے بعارضہ دست اور بخار بیمار ہے۔ اور اب زیادہ تکلیف ہے۔ احباب کرام عزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (مولانا محمد الدین گوہاٹ ربوہ)

سیمنٹ کی تقسیم کا اختیار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو دیدیا گیا

لاہور ۲۹ اپریل۔ مرکزی حکومت کے اس فیصلے کے بعد کہ قیمتوں اور رسد کے مرکزی کنٹرولر جنرل آئندہ مغربی پاکستان کا سیمنٹ کا کوٹہ تقسیم کرنے کے لئے ڈائریکٹر محکمہ خوراک مغربی پاکستان کی تحویل میں رکھیں۔ اب اس سلسلہ میں متعلقہ حکام کو مفصل ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کو اپنے اپنے حلقہ میں نجی استعمال کے لئے درخواستیں وصول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ پرمٹ بھی جاری کریں گے۔ البتہ صنعتی استعمال کے لئے پرمٹ ڈویژنل کمشنر لوہے اور فولاد کی تقسیم سے متعلق ڈویژنل کمیٹیوں سے صلاح مشورہ کے بعد جاری کریں گے سیمنٹ کے تاجر اور سٹاکسٹ جتنا سیمنٹ حاصل کریں گے اور جتنا فروخت کریں گے اس کا انہیں باقاعدہ حساب رکھنا ہوگا اور انہیں سیمنٹ کی جو مقدار موصول ہوگی اس کی اطلاع اپنے علاقہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیٹیکل ایجنٹ کو دینا ہوگی۔

نجی استعمال کے لئے مغربی پاکستان کی مختلف ڈویژنوں میں سیمنٹ کے کوٹے کی تقسیم کا تناسب حسب ذیل ہے:۔

لاہور ۱۶ فیصد۔ ملتان ۱۲ فیصد۔ راولپنڈی ۱۲ فیصد۔ پشاور ۱۱ فیصد۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۵ فیصد۔ حیدر آباد ۷ فیصد۔ خیرپور ۸ فیصد بہاولپور ۱۰ فیصد۔ کوئٹہ ۲ فیصد۔ قلات ۲ فیصد اور قبائلی ایجنسیاں ۲ فیصد۔ صنعتی استعمال کے لئے کوٹہ کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ اس مقصد کے لئے تقسیم ڈائریکٹر محکمہ صنعت مغربی پاکستان کی ہدایت پر ہوا کرے گی۔

ڈویژنل کمشنر اور قبائلی کمشنر اپنے اپنے حلقہ کے اضلاع یا ایجنسیوں کی ضروریات کی اہمیت کی بنا پر کوٹے مقرر کریں گے۔

موجودہ تاجروں، سٹاکسٹوں اور ایجنٹوں کو اس وقت تک کاروبار کرنے کی اجازت دی گئی ہے جب تک وہ سماج دشمن سرگرمیوں سے احتراز کرتے رہیں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کو بد دیانت تاجروں کا کاروبار بند کرنے کے مکمل اختیارات دئیے گئے ہیں۔ اس قسم کی سزا کے بعد اپیلیں حسب ضرورت ڈویژنل کمشنروں سے کی جائیں گی۔۔۔۔۔۔

پرمٹوں کی درخواستوں پر تمام ضروری معلومات درج ہوں گی اور ان کی تین نقول بھیجی جائیں گی۔ ایک نقل درخواست دہندہ کو مل جائے گی۔ دوسری نقل متعلقہ ڈیلر کو بھیجی جائے گی اور تیسری دفتر میں ریکارڈ کے لئے رکھی جائے گی۔ پرمٹ ناقابل انتقال ہوں گے۔ سیمنٹ کی وصولی کی تصدیق کے طور پر پرمٹ ہولڈر کے دستخط لئے جائیں گے۔

نمبر ۱۵۳۲۰: میں محمد اکرم ولد چوہدری محمد اللہ داد صاحب صحابی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹-۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈفر پلانٹیشن ڈاکخانہ ڈفر پلانٹیشن براستہ مونہ ڈپو ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد بمعہ گرانی الاؤنس کے مبلغ ۱۰۶/- روپیہ ماہانہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: محمد اکرم بقلم خود رینج کلرک ڈفر پلانٹیشن براستہ مونہ ڈپو ضلع گجرات۔

گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۴۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلہ ۱۸ بلاک ۳ ڈفر زخیرہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

نمبر ۱۵۳۲۱: میں غلام محمد ولد فتح دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔

میری ماہوار آمد اس وقت پچاس روپیہ ہے میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ موصوفہ ہوگی

العبد: نشان انگوٹھا غلام محمد پہرہ دار بہشتی مقبرہ ربوہ

گواہ شد: قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ

ہمیشہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں میں سفر کریں
لاہور ۶۰۹۷۷ ربوہ ۶۷ سرگودھا ۲۴۳۵

چائے پر ایکسائز ڈیوٹی چار آنے فی پونڈ بڑھا دی گئی

پرچون قیمتوں پر کوئی اثر نہیں پڑنے دیا جائے گا (وزیر تجارت کا بیان)

کراچی ۳۰ اپریل۔ وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے وزارت تجارت کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ چائے کی ایکسائز ڈیوٹی دو آنے فی پونڈ سے بڑھا کر چھ آنے پونڈ کر دی گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ چائے کی پیداوار اور برآمد میں جو افسوسناک کمی ہو گئی ہے اسے دور کر کے اس میں اضافہ کیا جائے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ چائے کی ڈیوٹی میں اضافے کے باعث چائے کی پرچون قیمتیں بڑھنے نہ پائیں۔

وزیر تجارت نے اس اجلاس میں یہ بھی اعلان کیا کہ اگلی فصل میں کپاس کی پیداوار کم از کم ۱۷ لاکھ گانٹھ تک بڑھانے کی انتہائی کوشش کی جائے گی۔ آپ نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ اس اہم شے کی پیداوار بے حد کم ہو گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مقامی طور پر بنی ہوئی چیزوں کو زیادہ سے زیادہ سستا بنانے کی خاطر محصول کا سارا نظام معقول بنیادوں پر از سر نو منظم کیا جا رہا ہے۔

وزیر تجارت نے اپنے خطاب میں پٹ سن کی پیداوار اور برآمد کی صورت حال اور بحری جہاز رانی کمیشن کی رپورٹ کا تذکرہ بھی کیا۔ آخر میں آپ نے تاجروں اور صنعت کاروں کو یاد دلایا کہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں صوبوں کے جو پسماندہ علاقے صحت اور تعلیم کی جن بنیادی آسائشوں سے محروم چلے آتے ہیں۔ ان میں ہسپتال اور سکول قائم کرنے کے لئے انہیں اقدامات کرنے چاہئیں کیونکہ یہ ان کا قومی فریضہ ہے۔

آج مرکزی حکومت کے ایک خصوصی گزٹ میں ایک نیا آرڈی ننس بھی جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعے سنٹرل ایکسائز اور سالٹ ایکٹ میں ترمیم کر کے چائے کی ایکسائز ڈیوٹی دو آنے پونڈ سے بڑھا کر چھ آنے پونڈ کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایک اہم جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت وسطی کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد (متصل پرائمری سکول) میں مورخہ ۵/۵۹ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ منعقد ہو گا۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور بعض دیگر مقررین خطاب فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہو گا۔ مقامی احباب سے درخواست ہے کہ شرکت فرمائیں۔

(زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دار الرحمت وسطی)

قرآن کریم کے پارہ دوم کے نصف ثانی کے امتحان کا التواء

چونکہ مجالس کو اچھی طرح سے امتحان کی اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے سہ ماہی کو امتحان کے انعقاد کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ دوبارہ کوئی تاریخ مقرر کر کے اعلان کیا جائے گا۔ مجالس انصار اللہ مطلع رہیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی سکول کمیٹی کا ضروری اجلاس

مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۹ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح سکول کمیٹی ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا ایک ضروری اجلاس گھٹیالیاں سکول کے ہال میں منعقد ہو گا۔ ممبران سکول کمیٹی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس نہایت اہم اجلاس میں شرکت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ خاکسار قاسم الدین ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع میر محمد تحصیل شورکوٹ

مسماۃ جنت مسماۃ جندو بیوگان لال خاں۔ احمد خاں۔ بشیر خاں سلطان خاں پسران حسن خاں پہلوان ولد محمد خاں۔ سلام خاں ولد امیرا۔ سردارا۔ علی۔ ولی پسران سلطان خاں بلوچ سکنہ میر محمد تحصیل شورکوٹ بنام آتما رام ولد جیون سنگھ۔ کیول رام ولد بھوانی داس۔ دھنوں رام ولد جیون سنگھ۔ کیسر داس ولد ایسر داس غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن جملہ اراضی مرہونہ ۵۵ کنال ۱۲½ مرلہ واقعہ میر محمد۔ مندرجہ بالا میں آتما رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۹/۵/۵۹ بوقت ۷½ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۲/۴/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع فتح پور لابی تحصیل شورکوٹ

مسماۃ جنت دختر سرفراز بلوچ سکنہ موضع فتح پور لابی تحصیل شورکوٹ بنام رام چند ولد دیوی دیال غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱۲ کا ۱/۹ حصہ بقدر ۲۸ کنال ۲ مرلہ واقعہ فتح پور لابی مطابق جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء۔

مندرجہ بالا میں رام چند غیر مسلم ترک سکونت کر کے ہندوستان چلا گیا ہے۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۹/۵/۵۹ وقت ۷½ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۲/۴/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر قیام و رکوع و سجود و تفصیل نماز جمعہ و عیدین و نکاح و استخارہ و جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ آنے میں پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۲/۸۲ گولیمار کراچی سے طلب کریں۔

سیکرٹری ترقی اسلام سکندر آباد دکن

برما ساگوان و ٹیل

کا کیسنگ بجلی کیلئے

ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے

پتہ

بیرون ٹکسالی گیٹ کچا راوی روڈ

آرہ مشین میاں نذر محمد۔ لاہور

مرض اٹھرا کی گولیاں "ہمدرد نسواں" (رجسٹرڈ) دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں!
قیمت مکمل کورس ۱۹/- روپے